ازالة الريب

عن عقيدة

علم الغيب

شیخ الحدیث امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ
نزد مدرسہ نصرۃ العلوم
گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

قال اللہ تعالیٰ

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (قرآن حکیم)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (مستدرک ج ۱ ص ۷ علی شرط مسلم)

وانشد الامام احمد بن حنبلؒ فی السجن ؎

تبارک من لا یعلم الغیب غیرہ ومن لم یزل یُثنی علیہ ویذکر

(اجتماع جیوش الاسلامیہ ص ۱۲۳ لابن القیمؒ)

اِزَالَةُ الرَّيبِ

عن عقیدة

علم الغیب

جس میں بڑی تحقیق و جستجو اور محنتِ شاقہ سے قرآنِ حکیم، صحیح احادیث، صحابہؓ، تابعین، فقہاء کرام، محدثین اور متکلمین اور بزرگانِ دین وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی واضح اور روشن تر عبارات اور اقوال، ٹھوس حوالجات سے مستحکم دلائل اور مضبوط براہین کے ساتھ یہ مسئلہ ثابت کیا گیا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور بس، کسی ولی اور بزرگ، کسی نبی اور فرشتہ حتیٰ کہ جناب امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی علمِ غیب نہیں تھا اور اس کے برعکس عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے اور اس عقیدہ کے مخالف حضرات کے تمام نقلی اور عقلی شبہات کے مسکت جواب دے کر بفضلہ تعالیٰ اس مسئلہ کے مثبت اور منفی پہلو کی علمی بحث کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ کتاب پڑھنے سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور ذاتی اور عطائی وغیرہ کی تمام دور از کار بحثیں بیک نظر سامنے آجاتی ہیں

ناشر:۔ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

طبع دہم (۹) .... مارچ ۲۰۱۱ء

نام کتاب .... ازالۃ الریب عن عقیدۃ علم الغیب

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... بارہ سو پچاس (۱۲۵۰)

قیمت .... ۳۱۰/- (تین سو دس روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ملنے کے پتے

☆ کتب خانہ صفدریہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

☆ ادارہ الانور بنوری ٹاؤن کراچی
☆ کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
☆ مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
☆ مکتبہ حقانیہ ملتان
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ الحسن اردو بازار لاہور
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ ملتان
☆ مکتبہ صفدریہ چوہڑ چوک راولپنڈی
☆ مکتبہ حلیمیہ درہ پیزو لکی مروت
☆ مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور
☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور
☆ اسلامی کتب خانہ اڈا کامی ایبٹ آباد
☆ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
☆ مکتبہ عثمانیہ میانوالی روڈ تلہ گنگ
☆ مکتبہ الاظہر بانو بازار رحیم یار خان
☆ اقبال بک سنٹر نزد صالح مسجد صدر کراچی
☆ مکتبہ فاروقیہ ہزارہ روڈ حسن ابدال
☆ مکتبہ علمیہ جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک
☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک
☆ مکتبہ رحمانیہ قصہ خوانی پشاور
☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد
☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ
☆ والی کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ☆ ظفر اسلامی کتب خانہ جی ٹی روڈ گکھڑ

(البحر الرائق ج ۳ ص۸۸) کر لیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں

حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ (المتوفی ۱۱۱۸ھ) نے پانچ سو ذمہ دار حضرات فقہاء کرام ؒ سے ہندوستان کے لیے کتابی شکل میں اسلامی آئین، شرعی قانون اور محمدی دستور مرتب کرایا تھا۔ اس میں بھی یہ تصریح موجود ہے کہ:۔

تزوج رجل امرأة ولم تحضر الشهود وقال خدائے را و رسول را گواہ کردم او قال خدائے را و فرشتگان را گواہ کردم یکفر ولو قال فرشتۂ دست راست را گواہ کردم و فرشتۂ دست چپ را گواہ کردم لا یکفر۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۹۴ طبع مصر)

ایک شخص نے کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اور اس نے یہ کہا کہ میں خدا تعالیٰ اور جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا اور اگر اس نے یہ کہا کہ میں دستِ راست اور دستِ چپ کے فرشتہ کو گواہ بناتا ہوں تو وہ کافر نہ ہوگا (کیونکہ یہ دونوں فرشتے تو حاضر ہی ہوتے ہیں۔)

حافظ ابن ہمام الحنفیؒ جو بقول مولوی احمد رضا خاں صاحب محقق علی الاطلاق ہیں اور حضرت ملا علی بن القاری الحنفیؒ لکھتے ہیں (واللفظ لہ) کہ:۔

ثم اعلم ان الانبياء عليهم الصلوة والسلام لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى عليه الصلوة والسلام يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ كذا فى المسامرة)

(مسائرہ مع المسامرہ ج ۲ ص ۸۸ طبع مصر و شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵ طبع کانپور)

پھر جان لے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مغیبات کا علم نہیں رکھتے تھے مگر صرف اس قدر جبکا علم اللہ تعالیٰ نے ان کو احیاناً عطا فرمایا ہے حضرات فقہاء احناف ؒ نے صراحت کے ساتھ ایسا اعتقاد رکھنے والے کی تکفیر کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتا اور اس کا عقیدہ رکھتا ہو کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے سراسر منافی ہے کہ آپ فرما دیجئے کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ ان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا ہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب کا علم رکھتا ہے اور بس۔

اور حضرت ملا علی ن القاری رحمہ دوسرے مقام پر اس طرح لکھتے ہیں کہ :-

وقد صرح علمائنا الحنفیة بتکفیر من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب اھ (شرح شفا ج ۲ ص ۴۶۹)

بے تحقیق ہمارے علماء احناف نے صراحت کے ساتھ اس شخص کی تکفیر کی ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے ہیں۔

اور الامام عالم بن علاؔئی الحنفی رحمہ (المتوفی ۶۸۶ھ) لکھتے ہیں کہ :-

تزوج بشہادة اللہ ورسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب ۔ (فتاوی تاتارخانیہ جو بحکم خان اعظم تاتار خان لکھا گیا۔

جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو گواہ قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور وہ شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ اس کا یہ اعتقاد کفر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔

اور معروف فتاوی جواہر اخلاطیہ میں ہے کہ :-

ان زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب یکفر فما ظنک بغیرہ (جواہر اخلاطیہ ج ص)

اگر کوئی شخص یہ گمان کرے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں تو وہ شخص کافر ہو جائے گا بھلا کسی دوسرے کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والا کیونکر مسلمان رہ سکتا ہے؟

علاوہ ازیں امام، فقیہ، حافظ، محدث، مفسر، محقق، مناظر، زاہد علی بن ابی بکر الحنفی رحمہ (المتوفی ۵۹۳ھ) صاحب ہدایہ اپنی کتاب تجنیس ص ۲۹ میں اور علامہ عدیم النظیر فرید الدھر مجتہد فی المسائل طاہر بن احمد الحنفی رحمہ (المتوفی ۵۴۲ھ) خلاصۃ الفتاوی ج ۴ ص ۲۵۴ میں اور فقیہ وقت جامع علوم امام عبد الرحیم الحنفی رحمہ (المتوفی ۵ ھ) فصول عمادیہ ص ۶۴ میں اور علم وقت امام محمد بن محمد الخوارزمی المشہور بالبزازی رحمہ الحنفی (المتوفی ۸۲۷ھ) فتاوی بزازیہ ص ۳۲۵ میں اور المحدث الکامل علامہ بدر الدین العینی الحنفی رحمہ (المتوفی ۸۵۵ھ) عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۵۲۰ میں اور علامہ ابن عابدین الشامی الحنفی رحمہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار ج ۳ ص ۲۰۶ میں اور علامہ مفتی نصیر الدین الحنفی رحمہ (المتوفی سنہ ھ) فتاوی برہنہ ج ۱ ص ۱۲۳ میں اور اسی طرح دیگر معتبر اور مستند حضرات فقہاء احناف رحمہ اس کی تصریح کرتے ہیں کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے یا آپ حاضر و ناظر ہیں تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسا شخص قطعاً کافر ہے۔ آخر میں ہم مفسر قرآن محدث زمان بیہقی وقت حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب الحنفی رحمہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ)

کی عبارات پر اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موصوفؒ لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت خدا ورسول خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود" (مالابدمنہ ص۱۶۷)

اور نیز لکھتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی کہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر گواہ ہیں، وہ کافر ہو جاتا ہے"

(ارشاد الطالبین ص۲۰)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرات فقہاء احناف رہ کا محتاط سنجیدہ اور متین گروہ (جو ضروریات دین اور اصول دین کے منکر کے علاوہ کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتا اور اگر ایک کلمہ میں سو احتمال ہوں صرف ایک اسلام کا اور ننانوے کفر کے تو پھر بھی حضرات فقہاء کرام رہ مسلمان کے بارے میں حسن ظنی کرتے ہوئے اس کی تکفیر سے کفِ لسان ہی کرتے ہیں اور اس کو کافر نہیں کہتے کہ شاید اس کی مراد وہ پہلو ہو جو اسلام کا پہلو ہے الّا یہ کہ وہ قائل خود ہی کفر کا پہلو متعین کر دے تو گذر چکا ہے کہ اس کو کسی مفتی کا فتویٰ نہیں بچا سکتا) کس بے باکی کے ساتھ بغیر خوف لومۃ لائم کے اس شخص کی تکفیر کی صراحت کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علمِ غیب ثابت کرتا یا آپ کو حاضر وناظر مانتا ہے۔ گویا حضرات فقہاء کرام رہ کے نزدیک یہ مسئلہ اصولِ دین سے بھی ہے اور ضروریاتِ دین سے بھی اور اس کا ماخذ نصوص قطعیہ بھی ہیں۔ اور امت کا اجماع قطعی بھی۔ اور یہ مسئلہ ان کے نزدیک اتنا واضح اصاف اور بے غبار ہے کہ تکفیر کرتے وقت کسی قید اور شرط کا پیوند بھی ساتھ نہیں لگاتے۔ اگر اتنے روشن دلائل اور براہین کی موجودگی میں بھی کوئی شخص اپنے نفس کو دھوکہ دے کر اپنے نفس امارہ کی تسکین کا سامان بہم پہنچاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو ہمارے پاس اس کا کیا علاج ہے؟ ولقد صدق اللہ وھو اصدق الصادقین فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللهُ قُلُوبَهُمْ ۔

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر ۔۔۔ خود عمل تیرا ہے صورت گر تری تصویر کا

حضرات فقہاء کرامؒ کی یہ صریح عبارات اور فریقِ مخالف کے رکیک جوابات

اِس دارِ فانی اور عالمِ آب و گل میں ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے کہ سو فیصد قطعی اور حق بات کے جوابات بھی پیش کئے گئے ہیں اور اس پر اعتراضات کرنے والوں نے بزعمِ خود ایک نہیں بلکہ بیسیوں سوالات بھی اُٹھائے ہیں۔ کیا مشرکین نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کا بزعمِ خود جواب نہیں دیا؟ اور کیا مشرکین عرب نے قرآنِ کریم کی نصوص قطعیہ کو ردّ نہیں کیا؟ اور کیا حدیث شریف پر اعتراضات نہیں کئے گئے؟ اور کیا حضرات صحابہ کرامؓ اور خصوصیت سے حضرات خلفاء اربعہ رضؓ کا ایمان روافض اور خوارج کے نزدیک مخدوش نہیں رہا؟ اور کیا ختم نبوت جیسے قطعی اور حتمی عقیدہ کو رد کرکے اجرائے نبوت کے خانہ ساز دلائل نہیں تراشے گئے؟ باطل پرستوں اور گمراہ فرقوں نے حق کو مٹانے کے لیے کیا کسر اٹھا رکھی ہے؟ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی یہ جوابات یا اعتراضات درست اور صحیح ہیں؟ کون احمق اس کو باور کرے گا کہ خدا تعالےٰ اور اسکے برحق رسولوں کی پیش کردہ تعلیمات کے مقابلہ میں جوابات یا ان پر کئے گئے اعتراضات صحیح ہو سکتے ہیں؟ بعینہٖ اسی طرح فریقِ مخالف کیطرف سے حضرت فقہاء کرامؒ کی ان عبارات کے جوابات بھی تراشے گئے ہیں۔ مگر آپ دیکھیں گے کہ انمیں ایک جواب بھی کسی منصف مزاج کی تسکین قلب کا ذریعہ نہیں بن سکتا ہم ان سوالات کو انکی اپنی عبارات میں نقل کرکے انکے جوابات عرض کرتے ہیں۔

پہلا اعتراض کہ امام قاضیخاں رحؒ نے یہ مسئلہ لفظ قالُوا سے بیان کیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رحؒ کمزور اور ضعیف قول کو دوسروں پر محمول کرتے ہیں اور اپنی طرف سے اس کی نسبت کو پسند نہیں کرتے جیسا کہ شرح منیۃ المصلّی اور شامی ج ۵ ص۴۴۵ میں ہے۔ (محصلہ۔ (مولوی احمد رضا خاں صاحب۔ بحوالۂ علمِ غیب رسول ص۱۷۸۔ اور دیکھئے جاء الحق ص۱۲۶ وغیرہ)

جواب یہ اعتراض سراسر باطل اور مردود ہے۔ اوّلاً اس لیے لفظ قِیْلَ یا رُوِیَ وغیرہ تمریض کے صیغہ سے امام قاضیخاں رحؒ نے یہ مسئلہ نہیں بیان کیا بلکہ لفظ قالُوا سے بیان کیا ہے جو جمہور حضرات فقہاء کرام رحؒ کے نزدیک۔ بیان حال واقعی کے لیے آتا ہے جس میں پوری ذمہ داری سے وہ نقل کرتے ہیں، یہاں اکیلے دو اکیلے کی ذاتی رائے کا سوال نہیں ہے۔

وثانیاً اگر بالفرض امام قاضیخاں رحؒ کے نزدیک یہ قول ضعیف ہے تو کیا جن حضرات فقہاء کرامؒ سے امام قاضیخاں رحؒ نے یہ مسئلہ لفظ قالُوا سے نقل کیا ہے، ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہے؟

اور وہ بھی اس کے قائل نہیں ؟ وہ تو بہر حال اس کے قائل ہیں اور ان کا یہ مفتی بہ قول ہے۔

وثالثاً اور کیا حافظ ابن ہمام ؒ اور حضرت ملا علی ن القاری ؒ وغیرہ بھی لفظ قالوا استعمال کرتے ہیں؟ وہ تو پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ لکھتے ہیں کہ:۔

وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب (مسایرہ ج۲ ص۸۸ وشرح فقہ اکبر ص۱۸۵)

حضرات فقہاء احناف ؒ نے اس کی تصریح کی ہے کہ یہ اعتقاد کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے، کفر ہے۔

اور حضرت ملا علی ن القاری ؒ کی یہ عبارت بھی نقل کی جا چکی ہے کہ:۔

وقد صرح علمائنا الحنفية بتكفير من اعتقد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب۔ (شرح شفاء)

بہ تحقیق ہمارے حضرات علماء حنفیہ ؒ نے اس کی تصریح کی ہے کہ جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا تو وہ کافر ہے۔

دیکھا آپ نے کہ کس تصریح اور ذمہ داری سے یہ دونوں بزرگ یہ بات بیان کر رہے ہیں اور غور تو کیجئے کہ کس صراحت اور وضاحت سے حضرات فقہاء احناف ؒ سے یہ مسئلہ نقل فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ کفر ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا۔ رہا مفتی احمد یار خان صاحب کا یہ کہنا کہ مخالفین بھی تو حضور علیہ السلام کو بعض علم غیب مانتے ہیں، لہٰذا وہ بھی کافر ہوئے۔ کیونکہ ان عبارات میں کل یا بعض کا تو ذکر ہی نہیں الخ (جاء الحق ص۱۲۶) تو یہ مفتی صاحب کی نری جہالت ہے۔ پہلے با دلائل یہ بات گذر چکی ہے کہ جزئیاتِ غیب میں کسی کا کوئی جھگڑا نہیں ہے اور مطلق الغیب سے علمِ کلی ہی مراد ہے کیونکہ یہی فردِ کامل ہے اور اسی کو حضرات فقہاء کرام ؒ پیشِ نظر رکھ کر ایسا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کرتے ہیں۔

ورابعاً ہم نے جو متعدد حوالجات سپردِ قلم کئے ہیں، ان میں تو انہوں نے امام قاضی خان ؒ کی طرح لفظ قالوا استعمال نہیں کیا۔ کیا یہ سب عبارتیں فریق مخالف کے نزدیک ضعیف ہیں؟ اور ناپسندیدہ ہونے کی بنا پر قابلِ ردّ ہیں؟ اگر یہی حال ہے تو بتلائیے کہ فقہ حنفی کی کتابوں پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے؟ مگر جواب ہوش و حواس سے دینا ہوگا، بیّنوا توجروا

دوسرا اعتراض

کہ بعض حضرات فقہاء کرام ؒ نے اس تکفیر کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گواہوں کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ مِنْكُمْ (تمہاری جنس سے آدمی

اور انسان) ہوں اور جو شخص خدا تعالیٰ اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہے تو گویا اس معہود طریقہ کے علاوہ ایک اور طریقہ سے نکاح کی حلت سمجھتا ہے، لہٰذا وہ کافر ہے۔

(علم غیب رسول ص۱۷۹ اور مقیاس حنفیت ص۳۷۴ وغیرہ)

جواب یہ تاویل قطعاً باطل اور مردود ہے۔ اس لیے کہ حضرات فقہاء کرام رح نے بطریق مذکور نکاح کرنے والے کی تکفیر کی خود وجہ بھی بیان کی ہے اور انہوں نے اس کی تصریح کی ہے کہ وہ شخص صرف اور صرف اس لیے کافر ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر وناظر اور عالم الغیب ہونے کا اعتقاد کیا ہے۔ حالانکہ آپ کو زندگی میں علم غیب حاصل نہ تھا تو وفات کے بعد آپ کو علم غیب کہاں سے اور کیونکر حاصل ہو گیا؟ تمام حضرات فقہاء کرام رح کی عبارات میں تکفیر کا مرکزی نقطہ ہی صرف یہ ہے، دوبارہ عبارات کا مطالعہ کر لیجئے کہ حضرات فقہاء کرام کیا فرماتے ہیں۔ غیر جنس کے گواہوں کا حضرات فقہاء کرام رح کی ان عبارات کے ساتھ مطلقاً کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ توجیہ القول بما لا یرضی به قائلہ ہے جو یقیناً مردود ہے۔

تیسرا اعتراض کہ حضرات فقہاء کرام رح نے ایسے شخص کی تکفیر محض تشدید اور تخویف کے طور پر کی ہے۔

جواب اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب اور حاضر وناظر کی صفت ثابت کرنا گناہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرات فقہاء کرام رح نے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے تو ہمارا مسئلہ پھر بھی واضح ہے کہ یہ عقیدہ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا یا آپ حاضر وناظر ہیں ہرگز اسلامی عقیدہ نہیں ہے، ورنہ حضرات فقہاء کرام نہ تو اس کو گناہ سمجھتے اور نہ تشدیداً تکفیر ہی کرتے، کفر نہ بھی سہی، بہر حال اتنا تو قطعاً اور یقیناً ثابت ہے کہ یہ عقیدہ ہرگز اسلامی نہیں ہے اور اگر مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ تو اسلامی ہے مگر حضرات فقہاء کرام رح نے بلاوجہ تکفیر کی ہے تو یہ تمام حضرات فقہاء احناف خود کافر اور مرتد ہو گئے کیونکہ وہ ایک مسلمان کو جو اسلامی عقیدہ رکھتا ہے کافر کہتے ہیں اور مسلمان کو کافر کہنا بجائے خود کفر ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ) کیا واقعی فریق مخالف کے نزدیک یہ حضرات فقہاء کرام رح کافر اور مرتد ہیں؟ نیز اگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنا اسلامی ہے۔ تو حضرات فقہاء کرام رح نے تکفیر کی طبع آزمائی اس مسئلہ پر کیوں کی ہے؟ تشدیداً یہ کیوں نہیں

کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں اور پیغمبروں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا بلکہ ہر قسم کا اسلامی عقیدہ رکھنے والا اور ہر قسم کی نیکی کرنے والا کافر ہے؟ اور پھر حضرات فقہائے کرام ؒ سے پوچھئے کہ آپ نے زانی، شرابی، چور، کاذب اور دیگر جرائم پیشہ مجرموں کو کیوں کافر نہیں کہا؟ کیا آپ کو ہدفِ تکفیر کے لیے صرف علم غیب اور حاضر وناظر ہی کا مسئلہ دستیاب ہوا ہے۔ ع

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تنبیہ یہ بات پہلے باحوالہ صراحت کے ساتھ عرض کر دی گئی ہے کہ حضرات فقہاء کرام ؒ مسئلہ تکفیر میں بڑی احتیاط کرتے ہیں اور اصول دین اور ضروریاتِ دین کے بغیر جو قطعیات سے ثابت ہیں کسی اور مسئلہ میں اور خصوصاً عملی ذنوب اور آثام میں تکفیر نہیں کرتے چنانچہ سراج الائمہ حضرت امام ابو حنیفہؒ المتوفی (سنہ ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ :-

• ولا نکفر اهل القبلة بذنب — ہم اہلِ قبلہ کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے

(بحوالہ شرح التحریر ج ۳ ص ۳۱۸ ونحوہ فی فقہ اکبر ص ۸۹ مع الشرح)

اور وکیلِ احناف حضرت امام طحاوی رح ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

ولا نکفر احداً من اهل القبلة بذنب مالم یستحله (عقیدۃ الطحاوی ص ۵) — ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے جب وہ اسے حلال نہ سمجھیں۔

اور حضرت ملا علی ن القاری ؒ حضرات فقہاء کرام رح سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

بانا لا نکفر احداً بذنب بل یقال لا نکفرهم بکل ذنب کما یفعله الخوارج (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۰) — ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ہم خوارج کی طرح ہر گناہ میں تکفیر نہیں کرتے۔

اور حضرت شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رح لکھتے ہیں کہ :-

ونحن اذا قلنا اهل السنة متفقون علی انه لا یکفر بالذنب فانما نرید به المعاصی کالزنا والشرب اه (کتاب الایمان ص ۱۲۱) — ہم جب یہ کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کی جاتی تو ہماری مراد اس سے (عقائد نہیں بلکہ) معاصی اور گناہ ہیں، مثلاً زنا اور شراب نوشی وغیرہ۔

یہ عبارات اس امر کی واضح دلیل ہیں کہ حضرات اہل سنت والجماعت اہل قبلہ میں سے کسی کی محض کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے بلکہ وہ صرف ضروریات اور قطعیات سمعیہ کے منکر کی تکفیر کرتے ہیں اور مسئلہ زیر بحث بھی حضرات فقہاء کرام ؒ کے نزدیک محض معاصی کی مد میں نہیں بلکہ ضروریات اور قطعیات کی مد میں ہے جس میں حضرات فقہاء کرام ؒ تکفیر کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتے ۔

چوتھا اعتراض

بعض حضرات فقہاء کرام ؒ نے لکھا ہے کہ چونکہ امت کے اعمال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا ہو سکتا ہے کہ اس شخص کا یہ قول بھی آپ پر پیش کیا جائے لہٰذا قائل کافر نہ ہوگا ۔

(علم غیب رسول ص۱۷۹ و جاء الحق ص۱۲۶ وغیرہ)

جواب

عرض اعمال کی حدیث اپنی جگہ جید اور صحیح ہے جیسا کہ بقدر ضرورت اُسکی بحث پہلے گذر چکی ہے لیکن جن لوگوں نے عرض اعمال کی حدیث کو آڑ بنا کر حضرات فقہاء کرام ؒ کی ان عبارات کی بے جا تاویل کی ہے ۔ انہوں نے حضرات فقہاء کرام کی عبارات کی بے جا تاویل کی ہے اور تاویل بھی ایسی جس کا نہ ان عبارات سے تعلق اور نہ جوڑ بلکہ انہوں نے حضرات فقہاء کرام ؒ کی عبارات پر مطلقاً غور ہی نہیں کیا ، کیونکہ حضرات فقہاء کرام ؒ تو یہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص اس لیے کافر ہے کہ :۔

لانہ یعتقد بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب اذ لا شہادۃ لمن لا علم لہ بہ

اُس شخص نے یہ عقیدہ قائم کرلیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں ، کیونکہ جسکو علم نہ ہو وہ گواہ بھی نہیں بن سکتا ۔

مُلا جیون ؒ فرماتے ہیں انہ شرط للشہادۃ العلم (تفسیرات احمدیہ ص۴۲۶) کہ شہادت کے لیے علم شرط ہے ۔

اور قائل خود بیچارہ چلا چلا کر یہ کہتا ہے کہ :۔

تزوجتك بشہادۃ اللہ ورسولہ الخ

کہ میں تیرے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کو حاضر سمجھ کر نکاح کرتا ہوں ۔

اور حضرات فقہاء کرام ؒ اس کے عقیدہ اور نظریے کی یوں تعبیر کرتے ہیں کہ :۔

لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ الخ

اگر اُس نے خدا تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر نکاح کیا ۔

اور نیز وہ ببانگ دہل یہ کہتا ہے کہ خدائے را و رسول خدا را گواہ کردم ، کہ میں اس مجلس نکاح میں جناب رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر تسلیم کرتا ہوں اور گواہ بناتا ہوں۔ بالفاظ دیگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتا ہوں۔ کیونکہ جو حاضر نہ ہو اس کو علم کہاں سے ہوگا؟ انعقاد نکاح کے لیے گواہوں کا مجلس میں حاضر ہونا شرعاً ضروری ہوتا ہے (شہادت علی التسامع وغیرہ کا یہ مسئلہ نہیں ہے اس کی ضروری بحث تبرید النواظر میں ملاحظہ کیجئے) اور تاویل کرنے والے حضرات یہ کہتے ہیں کہ شاید قائل کی یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئی ہو اور آپ کو اس کا علم ہو گیا ہو؟ کیونکہ اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں تو اس توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ کو کون سنتا ہے؟

یہی وجہ ہے کہ ذمہ دار حضرات فقہاء احناف اس لایعنی اور بے کار توجیہ کو خاطر میں نہیں لاتے اور پوری ذمہ داری سے ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں۔

پانچواں اعتراض

کہ حضرات فقہاء کرام نے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ذاتی طور پر علم غیب ثابت کرتا ہو جس پر دلیل نہ ہو اور ہم عطائی علم غیب کے قائل ہیں۔ (محصلہ علم غیب رسول ص۱۷۳ و جاء الحق ص۱۲۸ و مقیاس ص۲۷۷)

جواب

یہ تاویل یا جواب بھی محض باطل ہے۔ اوّلاً اس لیے کہ اگر واقعی علم غیب ذاتی کی بناء پر حضرات فقہاء کرام ایسے شخص کی تکفیر کرتے تو ان کی نظر بصیرت بڑی دور رس ہوتی ہے وہ ہر مسئلہ میں اس کی جملہ شرائط و قیود و حدود کو ملحوظ رکھ کر اور ان کو بیان کر کے فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور اس مقام پر انہوں نے ایسی کوئی شرط نہیں بیان کی اور نہ اس کی طرف کوئی ہلکا سا اشارہ ہی کیا ہے۔ صرف یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔ فریق مخالف کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ اپنی خانہ زاد قیود سے حضرات فقہاء کرام کی عبارات کو بگاڑے؟

علاوہ ازیں یہ بات بھی اچھی طرح قابل غور ہے کہ فریق مخالف تو حضرات فقہاء کرام کی ان عبارات کو بزعم خود ضعیف اور کمزور سمجھتا ہے کہ کبھی تو لفظ قالوا کو ضعیف اور مرجوح قرار دیتا ہے (دیکھئے علم غیب رسول ص۱۷۸ و جاء الحق ص۱۲۶ وغیرہ) اور کبھی لفظ قیل سے اس کا ضعف ثابت کرتا ہے جو شامی میں ایک جگہ آیا ہے (دیکھئے جاء الحق ص۱۲۶ وغیرہ) مگر ہمارا استدلال لفظ قیل سے نہیں ہے۔ ہم نے تو حضرات فقہاء احناف کی صاف اور بالکل واضح تصریحات پیش کی ہیں مگر دیکھنا یہ ہے اگر فریق مخالف کے نزدیک حضرات فقہاء کرام کی یہ عبارتیں علم ذاتی سے متعلق ہیں، تو معلوم یہ ہوا کہ گویا مخالفین کے نزدیک ذاتی علم غیب

کے قائل کو بھی کافر کہنا ضعیف و مرجوح ہے اور غیر مفتیٰ بہ قول ہے۔ تعجب اور حیرت ہے اس منطق پر پہلے ذاتی اور عطائی کے باب میں گذر چکا ہے کہ غیر اللہ کے لیے ایک حرف ذاتی علم کا تسلیم کرنا باتفاق فریقین کفر ہے (محصلہ)

باقی حضرات فقہاء کرامؒ میں سے جنہوں نے تکفیر نہیں کی تو ان کی عبارات کا مفاد بھی صرف یہی ہے کہ اگر کوئی شخص بعض علمِ غیب کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ کافر نہ ہوگا چنانچہ مفتی احمد یار خان صاحب وغیرہ نے الحجۃ اور الملتقط وغیرہ سے جو عبارت نقل کی ہے اس میں اس کی تصریح بھی موجود ہے کہ:

وان الرسل یعرفون بعض الغیب اھ — حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بعض غیب جانتے تھے۔ (جاء الحق ص۱۲۶)

لہٰذا وہ شخص کافر نہ ہوگا۔ لیکن جو شخص علمِ غیب کلی کا عقیدہ رکھتا ہو تو وہ بہر حال کافر ہوگا اور اس میں حضرات فقہاء کرامؒ کا مطلقاً کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ تصریحات حضرات فقہاء کرامؒ سے یہ تکفیر نقل کی جا چکی ہے۔ مولوی محمد عمر صاحب کی مغالطہ آفرینی اور خود فریبی دیکھئے کہ وہ لکھتے ہیں کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا وہابی انکار کرتے ہیں اور احناف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تمام عالمین کا علم غیب حاصل ہونا مانتے ہیں۔ اب تم سوچو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟" بلفظہ (مقیاس ص۲۹)

حضرات فقہاء احنافؒ کی ان صریح عبارات کے پیشِ نظر مولوی محمد عمر صاحب کو خود سوچنا چاہیے کہ وہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں؟ ع کلک ما نیز زبانے و بیانے دارد۔

ہمارا فریقِ مخالف سے مطالبہ ہے کہ وہ کم از کم دو ذمہ دار اور معتبر حضرات فقہاء احنافؒ کے حوالے پیش کر دے کہ انہوں نے اس مسئلہ میں ذاتی علم غیب کی قید لگائی ہے! کیا ہے کوئی مرد میدان جو اس علمی اُدھار کو ختم کر دے؟ — دیدہ باید۔

باقی احمد رضا خان صاحب وغیرہ کو حنفی تصور کر کے ان کے حوالوں سے فریق مخالف شوق سے اپنے دلِ ماؤف کو تسکین دیتا ہے لیکن ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں ہے۔

وثانیاً ہم اسی کتاب میں ذاتی اور عطائی کے باب میں عرض کر چکے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنا وجود مبارک بھی ذاتی نہیں تو علم وغیرہ کی صفت ذاتی کہاں سے ہوگی؟ اور اگر علمِ غیب ذاتی

وجہِ تکفیر ہے تو آپ کی نبوت اور رسالت وغیرہ بھی تو ذاتی نہیں بلکہ خداوند عزیز کا خالص عطیہ ہے لہٰذا اس میں اور اُس میں کوئی بیّن وجہِ فرق بیان کرنی چاہیئے کہ اس میں ذاتی اور عطائی کا سوال حضرات فقہاء کرام رح نے کیوں پیشِ نظر نہیں رکھا؟ اور کیوں یہ نہیں کہہ دیا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو نبی اور رسول کہنے والا کافر ہے۔ کیونکہ آپ کی نبوت ذاتی تو نہ تھی بلکہ عطائی تھی۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس اگر کوئی مرتد یہ کہتا ہو کہ میں آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد مستقل اور تشریعی نبی تو کسی کو تسلیم نہیں کرتا مگر امتی نبی اور غیر تشریعی نبی آسکتا ہے، کیا ایسا شخص فریقِ مخالف کے نزدیک مسلمان رہے گا؟ اگر رہے گا تو کس دلیل سے؟ اسی طرح اگر ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو ذاتی طور پر الٰہ وخالق کائنات اور معبود تسلیم کرتا ہوں مگر جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو یا کسی اور بزرگ ہستی کو عطائی طور پر الٰہ وخالق جہاں اور معبود تسلیم کرتا ہوں تو کیا ایسا شخص مسلمان رہے گا؟ اگر رہے گا تو کس دلیل سے؟ اور اگر مسلمان نہ رہے گا تو کیوں؟ اس نے تو اللہ تعالیٰ کا ذاتی خاصہ تو کسی میں تسلیم نہیں کیا تاکہ کفر اور شرک لازم آئے۔

وثالثاً اللہ تعالیٰ کی صفات کے دو پہلو اور دو شقیں ہیں، ذاتی ومحیط تفصیلی لہٰذا ان میں سے کسی پہلو اور شق کو بھی غیر اللہ کے لیے ثابت کرنا قطعاً شرک اور یقیناً کفر ہے۔ الغرض فریقِ مخالف کی طرف سے حضرات فقہاء کرام کی ان عبارات کا کوئی معتدبہ جواب نہ تو آج تک ہو سکا ہے اور نہ تا قیامت ہو سکے گا۔ طبع آزمائی شرط ہے۔ دیدہ باید۔

فریقِ مخالف سے مطالبہ

ہم فریقِ مخالف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کم از کم دو حوالے صرف حضرات فقہاء احناف رح کے اس مسئلہ پر پیش کر دے کہ جو شخص جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے علم غیب کلّی نہیں مانتا اور اس کا عقیدہ نہیں رکھتا تو وہ کافر ہے۔ کیا ہے کوئی مردِ میدان۔ فَهَلْ مِنْ مُبَارِزٍ؟

اخبارِ غیب اور انباءِ غیب کا مسئلہ محل نزاع نہیں ہے، اور نہ مولوی احمد رضا خان صاحب جیسے بدعت نواز حنفی ہیں۔ یہ بات بگوشِ ہوش سُن لیں اور تا قیامت پوری جماعت طبع آزمائی کر دیکھے۔

عام حضرات مشائخ رح کے بارے میں حاضر وناظر اور علم غیب کا عقیدہ

پہلے جو بحث گذری ہے وہ یہ تھی کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

کے بارے میں علمِ غیب اور حاضر وناظر کا عقیدہ غیر اسلامی ہے اور نصوص قرآنیہ اور احادیثِ صحیحہ اور اجماعِ اُمت کے خلاف ہے حتیٰ کہ حضرات فقہاءِ احنافؒ نے ایسا عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے تو کسی اور کے بارے میں ایسا عقیدہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اگرچہ ان عبارات کے بعد مزید کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی مگر محض تکمیل فائدہ کے لیے ہم فقہاء حضرات فقہاء احناف رح کے حوالے سے عرض کرتے ہیں کہ وہ بصراحت یہ بھی ارقام فرماتے ہیں کہ:

من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر (فتاوی بزازیہ ص۳۲۶ و بحر الرائق ج ۵ ص۱۲۵ و مجموعۃ فتاوی ج ا ص۳۵ و ج ۳ ص۵)	جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی اور ہمارے حالات کو جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔

مشائخ کا لفظ ایسا جامع اور وسیع ہے کہ اس میں حضرات صحابہ کرامؓ، اولیاءؒ اور شہداء عظامؒ وغیرہم سبھی داخل ہیں اور اس عبارت میں صراحت کے ساتھ یہ بیان کیا گیا ہے کہ بزرگان دین کی ارواح کو حاضر وناظر سمجھنا اور ان کے لیے ہر جگہ کے حالات کا علم ثابت کرنا کفر ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ کہنے والے بھی ذمہ دار حضرات فقہاء احنافؒ ہیں۔ حضرات فقہاء کرامؒ متکلمینؒ اور آئمہ دینؒ نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لیے علم غیب کا دعوےٰ کرے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ چنانچہ امام شدادؒ بن حکیمؒ (المتوفی ۲۱۰ھ) کا ایک خاص موقع پر ایک مخصوص قسم کا جھگڑا اپنی بیوی سے پیش آیا۔ بیوی نے ان پر الزام لگایا کہ آپ نے ایسا کیا ہے۔ شدادؒ نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ جب بیوی بضد ہوئی تو:

قال لها شداد تعلمین الغیب فقالت نعم فوقع فی قلب شداد من هذا شیئ فکتب الی محمدؒ بن الحسنؒ فاجاب محمدؒ بن الحسنؒ ان جدد النکاح فانها کفرت۔ (جواہر المضیئہ ج ا ص۲۵۶ و فتاوی قاضی خان ج ۴ ص۸۸۳)	شدادؒ نے کہا کیا تو غیب جانتی ہے؟ وہ بولی، ہاں، غیب جانتی ہوں۔ شدادؒ کے دل میں اس سے شبہ پیدا ہوا تو انہوں نے حضرت امام محمدؒ کو خط لکھا، انہوں نے جواب دیا کہ چونکہ تمہاری بیوی کافر ہو چکی ہے لہٰذا نکاح کی تجدید ہوگی۔

حضرت امام محمدؒ نے ذاتی اور عطائی کا کوئی سوال نہیں اٹھایا اور مطلق دعوائے علم غیب کو کفر قرار دیا ہے اور تجدید نکاح کا فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ بناسپتی حنفی ہی بتائیں کہ امام محمدؒ کا اور ان کے فتویٰ کا فقہ حنفی میں کیا مقام اور درجہ ہے؟

امام قاضی خانؒ لکھتے ہیں کہ:۔

امرأۃ قالت لزوجھا توسترخدا دانی ؟ فقال نعم قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضلؒ یکفر الرجل لان السر والغیب واحد و من ادعی علم الغیب کان کافرا۔ (قاضی خان ج ۲ ص ۸۸۳)

کسی عورت نے اپنے خاوند سے کہا کیا تو خداوند تعالیٰ کا راز اور بھید جانتا ہے۔ وہ بولا ہاں جانتا ہوں، تو الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضلؒ نے فرمایا کہ وہ شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ سر اور غیب ایک ہی چیز ہے اور جس نے علم غیب کا دعوے کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

یہاں بھی ذاتی اور عطائی کا بے بنیاد فرق نہیں چھیڑا گیا کیونکہ یہ فرق جس معنیٰ میں فریق مخالف لیتا ہے یہ ان کا اپنا خانہ زاد ہے۔ حضرات فقہاء کرامؒ کے کان اس سے یقیناً نا آشنا ہیں۔

علامہ صدرالدین الحنفیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

ومن ادعی علم الغیب کان من الکافرین (شرح عقیدۃ الطحاوی ص ۱۹۷)

اور جس نے بھی علم غیب کا دعویٰ کیا تو وہ کافروں کے زمرہ میں شامل ہو جائے گا۔

اور علامہ تفتازانیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

ولھذا ذکر فی الفتاوی ان قول القائل عند رؤیۃ ھالۃ القمر یکون مطر مدعیا علم الغیب لا بعلامۃ کفر (شرح عقائد ص ۱۲۲)

یہی وجہ ہے کہ فتاویٰ میں ذکر کیا گیا ہے کہ کسی قائل کا چاند کے ارد گرد حلقہ دیکھ کر یہ کہنا کہ بارش ہوگی اگر علم غیب کے دعوے کی وجہ سے ایسا کہتا ہے تو کفر ہے اور اگر اس علامت سے کہتا ہے تو کفر نہیں ہے۔

اور علامہ ابن نجیم الحنفیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

بخلاف ادعاء علم الغیب فانہ کفر (بحر الرائق ج ۵ ص ۱۶)

بخلاف دعوائے علم غیب کے کیونکہ وہ خالص کفر ہے۔

ان تمام عبارات سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اپنے لیے بھی علم غیب کا دعویٰ (عام اس سے کہ وہ مدعی مولوی ہو یا پیر ہو) خالص کفر ہے اور ایسے مدعی کی اور خصوصیت سے گمشدہ اشیاء اور چوری وغیرہ میں منجم اور کاہن (جو غیب کی خبریں بتانے کا مدعی ہے) وغیرہ کی تصدیق کرنا بھی کفر ہے۔ صریح حدیث کے علاوہ عقائد وغیرہ کی کتابوں میں بھی اس امر کی تصریح موجود ہے۔ چنانچہ علامہ نجم الدین ابوحفص عمرؒ بن محمدؒ النسفی الحنفیؒ (المتوفی ۵۳۷ھ) لکھتے ہیں کہ:۔

وتصديق الكاهن بما يخبره عن الغيب كفر (عقائد نسفي مع الشرح ص۱۲۲)

کاہن کی ان امور میں تصدیق کرنا جن میں وہ غیب کی خبریں بتاتا ہے، خالص کفر ہے۔

امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ:۔

وقال يوسف الرعينيؒ اجمع العلماء بالقيروان على ان حال بني عبيد حال المرتدين والزنادقة لما اظهروا من خلاف الشريعة وقال ابن خلكانؒ وقد كانوا يدعون علم المغيبات واخبارهم في ذالك المشهورة حتى ان العزيز صعد يوما المنبر فرأى ورقة فيها مكتوب۔

یوسف رعینیؒ کہتے ہیں کہ ملک قیروان کے علماء کا اس پر اجماع واقع ہو چکا تھا کہ بنو عبید کا حال مرتدوں اور زندیقوں کا سا ہے، کیونکہ انہوں نے خلافِ شرع باتیں ظاہر کی تھیں۔ علامہ ابن خلکانؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے مغیبات کے علم کا دعویٰ بھی کیا تھا اور اس دعوائے علمِ غیب میں ان کے واقعات بڑے مشہور ہیں۔ چنانچہ ایک دن (حاکمِ وقت) العزیز نے جب منبر پر قدم رکھا تو منبر پر اسے ایک رقعہ ملا جس میں یہ شعر لکھے ہوئے تھے:۔

شعر:۔

بالظلم والجور قد رضينا
وليس بالكفر والحماقة
ان كنت أعطيت علم الغيب
بيّن لنا كاتب البطاقة
(تاریخ الخلفاء ص۸)

ہم (بامرِ مجبوری) ظلم و جور پر تو راضی ہو گئے ہیں مگر کفر اور حماقت پر راضی نہیں ہو سکتے۔
اگر تجھے واقعی علمِ غیب عطا کیا گیا ہے (جیسا کہ تیرا دعوےٰ ہے) تو ہمیں تو ہی بتا دے کہ یہ رقعہ کس نے لکھا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ علمِ غیب صرف خاصۂ خداوندی ہے۔ ماسوی اللہ تعالیٰ کے لیے علمِ غیب کا دعویٰ تمام علماءِ اسلام کے نزدیک کفر ہے۔ عام اس سے کہ کوئی شخص حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے علمِ غیب کا دعوےٰ کرے یا حضرات مشائخ عظامؒ کے لیے یا خود اپنے لیے یا کسی اور کے لیے اور ان میں سے ایک ایک امر کا باقاعدہ ثبوت ہم حوالوں سے عرض کر چکے ہیں اور یہی ایک مسلمان اور مومن کا عقیدہ ہونا چاہیئے اور نجات بھی صرف اسی میں ہے: ؏ "حرفِ محبت نہ ترکی نہ تازی"

حضرات علماءِ دیوبند اور مسئلہ علمِ غیب

فقہاءِ احنافؒ کے حوالے تو قارئین کرام نے ملاحظہ کر ہی لیے ہیں، اب ہم اکابرین علماءِ دیوبند کے صرف چند

فتوے جن پر تمام ذمہ دار اور اکابرین علماءِ دیوبند کے دستخط ثبت ہیں۔ عرض کرتے ہیں تاکہ ایک طرف تو ان لوگوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں جو یہ کہتے ہیں کہ دیوبندی حنفی نہیں ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور دوسری طرف ان لوگوں کو سوچنے کا موقع مل سکے جو اکابرین علماءِ دیوبند کے عقیدہ کو کماحقہٗ تاہنوز نہیں سمجھے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں ایک سائل کے چند سوالات مذکور ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے :۔

پنجم ۵ ۔ بعض لوگ انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب ماسوی اللہ اس آیت سے جو سورہ "قل اوحی" میں ہے (عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الآیۃ) ثابت کرتے ہیں اور دلیل اس آیت کو گردانتے ہیں، مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے یا نہیں اور معتقد کافر ہو گا یا نہیں؟ (بلفظہٖ، فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صہ ۵)۔

اس کے جواب میں لکھا ہے کہ :۔

۵ علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کا ہے کہ کوئی نہیں جانتا اس کو سوائے اس کے۔ پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتا دیوے وہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے، اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دیوے تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے جیسا علم جنت اور دوزخ اور رضا وغیر ہا کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے امت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورہ جن سے معلوم ہوا۔ سو حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ جس غیب امر کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے تو اس کی خبر اس کو ہو جاتی ہے، نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو کشف ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر یہ معنی اس کے ہو دیں کہ تمام علم غیب رسول کو معلوم ہو جاتا ہے تو دوسری آیت صاف اس کے خلاف کہہ رہی ہے قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ (ترجمہ) "کہہ دے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو خدا تعالیٰ چاہے اور جو میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور کوئی برائی مجھ کو نہ لگتی"۔ پس صاف روشن ہو گیا کہ مغیبات آپ کو معلوم نہیں، اپنا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا۔ خود دوسری آیت میں موجود ہے لَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ (ترجمہ) میں نہیں جانتا کہ کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور تمہارے

سائقہ۔ پس صاف ظاہر ہوگیا کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز علم غیب نہیں مگر جس قدر اطلاع وی جاوے اور اس پر بہت آیات واحادیث شاہد ہیں، تو خلاف اس عقیدہ کے کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہووے گا۔ معاذ اللہ، حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے نجات دیوے آمین۔ پس ایسے عقیدہ والا مشرک ہوا، اور جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا، اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں۔ بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں، مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے، البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندۂ مومن کا آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں، اور ایک صنف ملائکہ کی اسی خدمت پر ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی ربہ رشید احمد گنگوہی

رشید احمد
۱۳۰۱

الاجوبۃ صحیحۃ۔ ابو الخیرات سید احمد
مدرس دوم، مدرسہ عالیہ دیوبند

سید احمد

الاجوبۃ صحیحۃ۔ محمد یعقوب النانوتوی
عفی عنہ۔ مدرس اول، مدرسہ عالیہ دیوبند

محمد یعقوب

الاجوبۃ صحیحۃ۔ احمد ہزاروی عفی عنہ

احمد

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
عزیز الرحمٰن دیوبندی

وتوکل علی العزیز الرحمٰن

الاجوبۃ صحیحۃ
عبد اللہ الانصاری عفی عنہ

عبد اللہ الانصاری

الاجوبۃ صحیحۃ محمد محمود عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

الٰہی عاقبت محمود گرداں

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ
ابو المکارم محمد اسحاق فرخ آبادی عفی عنہ

محمد اسحاق

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۷، ۸، ۹)

دوسرا فتویٰ مع جوابات کے یوں منقول ہے :۔

استفتاء کیا فرماتے ہیں علماء محققین احناف رحمہم اللہ مسئلہ ہذا میں کہ زید کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنا کل غیب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا تھا اور اب بھی آپ مخلوق کے ہر ایک حال ظاہر و باطن خیر و شر سے بخوبی واقف ہیں یہاں تک کہ مچھر کے پَر ہلانے کا بھی آپ کو علم ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی آواز خواہ مشرق میں ہو یا مغرب میں بذاتِ خود سن لیتے ہیں الپس یہ عقیدہ کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مذہب احناف اور کتب معتبرہ حنفیہ کی رو سے مسلمان رہا یا کافر مشرک ہو گیا؟ بیّنوا توجروا ۔

الجواب جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے۔ سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے (اس قول پر حاشیہ میں یہ عبارت درج ہے ملا علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے موضوعات کبیر ص۱۱۹ میں تحریر فرمایا ہے ومن اعتقد تسویۃ علم اللہ تعالیٰ ورسولہ یکفر اجماعاً کما لا یخفی انتہیٰ بلفظہٖ ۔ صفدر) صاحب بحر الرائق کتاب النکاح میں صاف تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی نکاح کے شاہدین اللہ اور رسول اللہ مقرر کرے اور اعتقاد یہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں، وہ یقیناً کافر ہے، اور مشرک تو اسی کو کہتے ہیں کہ کسی مخلوق کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ کسی وصف ذاتی مثل علم کے اور قدرت کے یا عبادت کے شریک کرے اس واسطے کہ اشراک فی الذات یعنی تعدد آلہہ کا قائل تو بہت ہی کم ہوا ہو گا۔ شامیؒ نے رد المحتار کی کتاب الارتداد میں صاف طور سے ایسے عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے، اور یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب بجمیع اشیاء آنحضرتؐ کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محشر میں بھی بعض لوگوں میں قابلِ سقی ماء کوثر ہونے کا احتمال اور باری تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا انک لا تدری ما احدثوا بعدک ۔ اخرجہ البخاری الحدیث فقط

الجواب صحیح	اصاب من اجاب
اصاب المجیب عزیز الرحمٰن عفی عنہ	محمد ریاض الدین عفی عنہ
مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند	مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
وکوکل علی العزیز الرحمٰن	محمد ریاض الدین

بندہ محمود عفی عنہ مدرس اوّل مدرسۂ عالیہ دیوبند

الٰہی عاقبت محمود گرداں

ناظر حسن دیوبندی

محمد ناظر حسن

الجواب صحیح

خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسۂ مظاہر العلوم سہارنپور

خلیل احمد

الجواب صواب

عبد المومن مدرس مدرسۂ میرٹھ

عبد المومن

الجواب صحیح

خاکسار سراج احمد عفی عنہ میرٹھ

سراج احمد

ھٰذا ھو الحق وماذا بعد الحق الّا الضلال

احمد حسن الحسینی الامروہی عفرلہٗ

اسمہٗ احمد

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

کتبہٗ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد ۱۳۰۱

(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۳۶ و ص۳۷)

یہ دونوں فتوے جن پر اکابرین علماء دیوبند کے جن میں حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا شیخ الہند محمود الحسن صاحبؒ اور مفتی دار العلوم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحبؒ اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رہ وغیرہ وغیرہ کے دستخط ثبت ہیں، مزید کسی تشریح کے محتاج نہیں ہیں۔ تعجب اور حیرت ہے ان حضرات پر جو اکابرینِ علماء دیوبند کا مسلک نہ سمجھتے ہوئے کچھ کا کچھ کہہ دیتے ہیں۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

"حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعوے کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔" فقط۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰)

اور دوسرے مقام پر یوں لکھتے ہیں کہ :-

"جو شخص اللہ جل شانہٗ کے سوا علمِ غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول، محبت، مودت سب حرام ہیں" فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۶)

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ :-

"جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم" ۱۲ محرم ۱۳۱۸ھ (اور حاشیہ پر درج ہے۔

لانہ کفر فلا یصلح الاقتداء بہ اصلاً کما فی الدر المختار بلفظہ فتاویٰ رشیدیہ ص۱۱۴ ج۳)

غرضیکہ یہ مسئلہ قرآن کریم کی نصوص قطعیہ اور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماع امت اور حضرات فقہاءِ اسلام اور خصوصیت سے حضرات فقہاء احناف کے نزدیک اتنا واضح ہے کہ حضرات فقہاء کرام قدیماً و حدیثاً یہ عقیدہ رکھنے والے کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب حاصل تھا، بلا تأمل اور بلا تردد تکفیر کرتے ہیں اور ایسے شخص کے پیچھے نماز و اقتداء کو بالکل حرام بتلاتے ہیں، اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس عقیدہ کو اسلام کا عقیدہ سمجھتا ہے تو اس کی مرضی۔ ایک دن ضرور آئے گا جس میں وہ احکم الحاکمین کی سچی عدالت میں پیش ہوگا اور اس کو رتی رتی کا حساب بے باق کرنا ہوگا۔ ہم نے اہل السنت والجماعت کے دلائل پیش کرنے میں حتی الوسع کوئی کمی نہیں کی۔ ہدایت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے :-

گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ میں اثر   میں نے تو درگزر نہ کی جو مجھ سے ہو سکا

ہم اس باب کو اسی بحث پر ختم کرتے ہیں اور آئندہ فریقِ مخالف کی طرف سے پیش کردہ اصولی دلائل کو نقل کر کے ان کے جوابات عرض کرتے ہیں تاکہ قارئینِ کرام فریقین کے دلائل کا معیار اور توازن بھی بخوبی معلوم کر سکیں۔ اور بقولِ شخصے ع "وہ بھی دیکھا ہے یہ بھی دیکھ" کا لطف اٹھائیں۔

فریقِ مخالف کی طرف سے مسئلہ علم غیب پر جو دلائل پیش کئے گئے یا کئے جا سکتے ہیں، وہ اصولی طور پر تین حصوں میں منقسم ہیں :-

اوّل، قرآن کریم سے انہوں نے اپنے مدعیٰ پر خام استدلال کیا ہے۔

دوم، احادیث سے بھی ناکام احتجاج کیا ہے۔

سوم، حضرات بزرگانِ دین کے اقوال اور عبارات سے بھی مطلب برآری کی بے جا کوشش کی ہے چونکہ حضرات بزرگانِ دین کے اقوال کے بارے میں ہم اسی کتاب کے مختلف ابواب میں بقدرِ ضرورت بحث کر چکے ہیں اور اس سے زیادہ کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ قرآن کریم اور صحیح احادیث کے مقابلے میں کسی کا کوئی قول حجت نہیں ہو سکتا بلکہ وہ قول خود قابلِ تاویل ہوگا، تاویل نہ ہو سکی تو مردود ہوگا جیسا کہ امام سیوطی رح وغیرہ کے حوالہ سے نقل کیا جا چکا ہے، اور بقول قلندر لاہوری ع

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں

پر عمل کیا جائے گا۔ لہٰذا اصولی طور پر ہم فریقِ مخالف کے استدلالات صرف دو بابوں میں عرض کریں گے آپ ان کو بغور اور با انصاف ملاحظہ کریں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔
